سلسلة مطوية بالأردو (172)

بگڑی اولاد

ذمہ داری کس کی؟

فساد الأولاد مسؤولية من؟

اعداد

ندیم اختر سلفی

داعية هندي

بجمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بحوطة سدير

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في حوطة سدير

تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والدعوة والإرشاد

اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد کی تربیت کی پہلی ذمہ داری والدین پر ہی عائد ہوتی ہے، اولاد کی تربیت کے حوالے سے شرعی نصوص کے پہلے مخاطب والدین ہی ہیں، اگر اولاد کی اچھی تربیت کا کریڈٹ سب سے پہلے والدین کو جاتا ہے تو ان کے بگاڑ کی ذمہ داری بھی سب سے پہلے والدین پر ہی لازم آتی ہے جس کا جواب سب سے پہلے والدین کو ہی دینا ہوگا۔

بچے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ اپنے والدین خاص کر والدہ کے پاس گزارتے ہیں، جب والدین کا مقصدِ حیات حصولِ دولت، آرام طلبی، وقت گزاری اور عیش کرنا بن جائے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے؟ جب والدین ہی نفرت، عداوت بغض و عناد، کینہ کپٹ اور حسد وغیرہ جیسی دل کی بیماریوں میں مبتلا رہیں گے تو وہ اپنی اولاد کی کیا تربیت کریں گے؟ اگر والدین کو اپنی اولاد کا ہر عیب ہنر نظر آنے لگے تو انہیں ان کی تربیت کی فکر کیونکر ہوگی؟ کتاب اور قلم کے بجائے جب بچوں کے ہاتھوں میں قیمتی موبائل اور نیٹ کے لئے پیسے دئے جائیں تو ان کی تربیت کی فکر والدین کو کیوں ہوگی؟ جب والدین کو بچوں کے متعلق دوسروں کی نصیحت بری لگنے لگے تو پھر ان کی تربیت کا احساس کیسے پیدا ہوگا؟

نہ گھر میں صحیح تربیت اور نہ خاندان اور سماج کے برے عناصر سے بچنے کی تلقین تو پھر نتیجہ بگاڑ کی صورت میں ہی ظاہر ہوگا جس کا مشاہدہ ہر شخص اپنی کھلی نگاہوں سے کر رہا ہے، اگر بگڑی اولاد سے گھر، خاندان اور سماج کو نقصان پہنچ رہا ہے تو اس کے سب سے بڑے ذمہ دار والدین ہی ہیں، والدین کی ذمہ داریوں سے چشم پوشی کرکے صرف ان کے مقام کی دہائی دینا نصیحت میں خیانت ہے جس کا ارتکاب آج بہت سے حضرات کرتے دکھائی دے رہے ہیں، انکارِ منکر سے والدین کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا ہے، اگر اولاد کی تربیت میں والدین کوتاہی کرتے ہیں تو گناہ ان کے حصے میں بھی لکھا جائے گا اور بگڑی اولاد پر وہ بھی ملامت زدہ ہوں گے، اولاد کی اچھی تربیت کا فائدہ سب سے پہلے والدین کو پہنچے گا تو ان کے بگاڑ کا سامنا بھی سب سے پہلے والدین کو ہی کرنا ہوگا، بگڑی اولاد سے حسن سلوک اور دعا کی توقع رکھنا بیکار کی سوچ ہے۔

اگر اولاد بگاڑ کے راستے پر ہے تو ہر والدین کو اپنی زندگی کا محاسبہ کرنا چاہئے، اپنے اور اولاد کے عیوب پر پردہ ڈالنے کے بجائے شرعی اصول کو سامنے رکھ کر اپنی اور اولاد کی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے، شرح صدر اور وسعتِ قلب کے ساتھ دوسروں کی نصیحت قبول کرنی چاہئے، "ہم ہی ہیں" کے وہم میں مبتلا ہونا جہالت اور حماقت کے سوا کچھ بھی نہیں،

اور اس پہلو پر بھی غور کرنا چاہئے کہ بگڑی اولاد کہیں مکافات عمل تو نہیں؟؟؟

میری کسی بھی تحریر کا کردار کوئی ایک فرد یا خاندان نہیں بلکہ پورا سماج ہے تو ہر فرد اس آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے اور دوسروں پر الزام دھرنے کے بجائے خود اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ) (سورۃ التحریم: 6) (ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر)۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (كُلُّكُمْ رَاعٍ وكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عن رَعِيَّتِهِ) (بخاری ح: 2409، مسلم ح: 1829) (ترجمہ: تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا)۔

اولاد آپ کے پاس اللہ کی طرف سے امانت ہے اس کی صحیح تربیت کریں گے تو امین کہلائیں گے، اور اگر تربیت سے غافل رہیں گے تو خائن کہلائیں گے اور اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔